بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۲ / ۷۲ جمعرات ۲۲ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ یکم تبوک ۱۳۶۲ ہش یکم ستمبر ۱۹۸۳ء نمبر ۲۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ بیرونِ پاکستان میں غیر معمولی بیداری

آئیوری کوسٹ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو امسال غیر معمولی بیداری کی توفیق ملی ہے۔ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ نے از سر نو انفرادی بجٹ کی تشخیص کی ہے۔ تحصیل چندہ جات کے نظام کو بہت بہتر کیا ہے اور نہ صرف لازمی چندہ جات بلکہ تحریک جدید کے چندہ میں بھی نمایاں وصولی کی ہے۔ چنانچہ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونیوالے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کے بجٹ ۳ لاکھ فرانک کے مقابل پر ۸,۵۱,۰۰۰ فرانک وصولی ہوئی ہے جو کہ بجٹ کا پونے تین گنا سے بھی زائد ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کے بجٹ ۵۰,۰۰۰ فرانک کے مقابل پر ۱,۲۰,۰۰۰ فرانک وصولی ہوئی ہے جو کہ بجٹ سے تقریباً اڑھائی گنا زائد ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے امیر و مبلغ انچارج برادرم مولوی عبدالرشید رازی صاحب، ان کے رفقاء کار، عہدیداران اور سب مخلصینِ جماعت آئیوری کوسٹ کیلئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے اور دائمی خوشیاں نصیب کرے۔ آمین۔

نائیجیریا

جماعت احمدیہ نائیجیریا نے تحصیل چندہ جات کے نظام کو بہت بہتر کیا ہے اور نہ صرف لازمی چندہ جات بلکہ تحریک جدید اور جوبلی فنڈ میں بھی نمایاں وصولی کی ہے۔ چنانچہ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات اور تحریک جدید کے بجٹ ایک لاکھ بتیس ہزار نیرا کے مقابل پر ڈیڑھ گنا وصولی ایک لاکھ اٹھانوے ہزار نیرا ہوئی ہے گویا بجٹ سے زائد پینسٹھ ہزار پانچ سو یعنی بارہ لاکھ روپے زیادہ وصول ہوئے ہیں۔ جوبلی فنڈ کی وصولی بھی گزشتہ سال سے دو چند ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

امیر و مبلغ انچارج برادرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری اور ان کے نائب برادرم منیر احمد صاحب بسمل جملہ رفقاءِ کار، عہدیداران اور مخلصین جماعت نائیجیریا احباب کی خصوصی دعا کے مستحق ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے، جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور دائمی خوشیاں نصیب کرے آمین۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

ناروے میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام یوم آزادی پاکستان

جماعت احمدیہ ناروے کے جنرل سیکرٹری مکرم محمد باسط صاحب لکھتے ہیں کہ ناروے میں ملک کا یوم آزادی ۱۷ مئی کو منایا جاتا ہے۔ ناروے کو آزاد ہوئے قریباً ۱۰۰ سال ہو رہے ہیں اب یہ ملک اپنی گیس اور تیل کی بدولت بہت خوشحال اور یورپ کے امیر ترین ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس سال پہلی دفعہ ہم نے ۱۴ اگست کو پاکستان کا یوم آزادی اس طرح منایا کہ اسی روز اطفال الاحمدیہ کا اجتماع مسجد کے احاطہ میں رکھا۔ اس دن کی نسبت سے احمدی بچوں کو قومی ترانہ یاد کرایا۔ اور ۱۴ اگست سے قبل دو جمعوں میں پاکستان کے استحکام کیلئے دعاؤں کی تحریک کی جاتی رہی۔

ہماری مسجد نور اوسلو (ناروے) میں ڈپلومیٹک علاقہ میں ہے۔ مسجد کے باہر کا رنگ سبز اور کریم ہے۔ مسجد کا احاطہ درختوں، پھولوں سے مزین ہے۔ مسجد کے پس منظر میں نئے فلیٹ بن چکے ہیں۔ مسجد کے باغیچہ میں اونچی جگہ جب امام صاحب مسجد احمد نور نے پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہرایا تو یہ نظارہ بہت مسحور کن تھا۔ یہ پرچم قیام پاکستان کی تاریخ کا مظہر تھا اسکے پس منظر میں قائداعظم اور مسلم قوم کی مساعی اور انکی قربانیوں کی یاد تھی۔ اس کے بعد بچوں نے کھڑے ہو کر پاکستانی ترانہ پڑھا۔ تقریب کے آخر میں بچوں اور بڑوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے گئے۔

مسجد کے عقب میں نئے فلیٹ جو تقریباً مکمل ہو چکے ہیں ۱۵ لاکھ سے ۲۵ لاکھ کراؤن ان کی قیمت مقرر ہوئی ہے یہ قیمت اوسلو میں ایک نیا ریکارڈ ہے۔

ہماری مسجد اور اسکے باغیچہ کا رقبہ ۱۹۰۰ مربع میٹر ہے جو کہ بارہ لاکھ کراؤن میں چند سال پہلے خرید کی گئی تھی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ جماعت ناروے کا ہر فرد جہاں پاکستان کی نیک نامی اور نیک شہرت کا موجب ہو۔ وہاں حضور ایدہ اللہ کی خواہش کے پیش نظر ہر ایک حقیقی معنوں میں داعی الی اللہ ہو۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

یکم ستمبر ۱۹۸۳ء ۸ بجے صبح

کل شام بخار ہو گیا تھا۔ لیکن آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نارمل ہے پیشاب کی تکلیف بھی کل سے زیادہ ہو گئی ہے اور کمزوری بہت ہے۔ بلڈ پریشر نارمل ہے۔ معدے میں سے ٹیوب کل شام نکال دی تھی لیکن ابھی تک پوری مقدار میں غذا استعمال کرنے میں دشواری ہے۔

احباب درد دل سے نہایت تضرع اور الحاح سے حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ کی شفائے کامل اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

ربوہ کے کبڈی کے کھلاڑی متوجہ ہوں

ربوہ کے کبڈی کے کھلاڑیوں کی کھیل اور انکی صحت و مستعدی جانچنے کیلئے مجلس صحت (کبڈی) کے زیر اہتمام مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ بعد نماز عصر ۵ بجے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں آل ربوہ کبڈی مقابلے ہوں گے۔ ربوہ کے کبڈی کے تمام کھلاڑی (خدام و اطفال) وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں تاکہ مقابلوں کے بعد اچھے کھلاڑیوں کا انتخاب کیا جا سکے

(بشارت احمد راٹھور۔
صدر شعبہ کبڈی مجلس صحت۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ ذوالقعدہ ۱۴۰۳ھ
یکم تبوک ۱۳۶۲ ہش

پلک جھپکنے میں ختم ہو جانے والا طویل زمانہ

ہم قرآن مجید اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ غفلت شعار اور غلط کار انسان کی بڑی غلطی دنیا پرستی ہے۔ وہ دنیا کے عیش و آرام کی خاطر یہ بھول جاتا ہے کہ یہ دنیا اور اس کا عیش و آرام فانی ہے، اس کے بعد جو زندگی شروع ہوگی وہ دائمی ہے۔ وہ اس دائمی زندگی کی خوشحالی کی تو فکر نہیں کرتا اس دنیا کی عارضی زندگی کے فانی عیش و آرام کے پیچھے لگ کر اگلے جہان کے دائمی عذاب کا اپنے آپ کو مستحق بنا لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے غفلت شعار اور غلط کار انسانوں پر ان کی زیاں کاری واضح کرنے کے لئے بتایا ہے کہ انسان اس دنیا میں مادی عیش و آرام کی زندگی کی خاطر اپنی عاقبت خراب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا۔ حالانکہ اس دنیا کی زندگی کی حیثیت پلک جھپکنے میں ختم ہو جانے والے وقت سے زیادہ نہیں ہے۔ انسانی زندگی کا کیا ذکر جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے اس وقت سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کے بظاہر طویل زمانہ کی مدت آخرت کی دائمی زندگی کے مقابلہ میں اتنی اقل ہے کہ اس پر پلک جھپکنے میں گزر جانے والے وقت کی مثل صادق آئے بغیر نہیں رہتی بلکہ پلک جھپکنے میں جتنا وقت لگتا ہے عمر دنیا کی مدت تو اس سے بھی کہیں کم بنتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (النحل آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ اور آسمانوں اور زمین کے غیب کا علم اللہ ہی کو حاصل ہے۔ (اور عمر دنیا کے گزرنے) اور اس موعودہ گھڑی (یعنی قیامت کے آنے) کا معاملہ تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ بلکہ وہ (اس سے بھی) قریب تر (وقت میں واقع ہو جانے والا ہے) اللہ یقیناً ہر بات پر پورا پورا قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی پوری پوری عمر کو آنکھ کے جھپکنے بلکہ اس سے بھی کم تر وقت سے تشبیہ دی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آخرت کی کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی کے مقابلہ میں اس کی حیثیت اتنی ہی بنتی ہے۔ جب اس کائنات کی پوری عمر پلک جھپکنے کے غیر محسوس وقفہ سے زیادہ نہیں ہے تو پھر اس کرۂ ارض پر انسان کی ستر اسی سالہ زندگی کی کوئی حیثیت ہی نہیں رہتی۔ اتنے فانی اور پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں گزر جانے والے انتہائی مختصر اور عارضی عیش و آرام کی خاطر آخرت کی دائمی خوشحالی کے دروازے اپنے اوپر بند کرنے سے بڑھ کر نادانی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی بے ثباتی پر زور دے کر دنیا سے دل نہ لگانے کی بہت تلقین فرمایا کرتے تھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندھے کو پکڑا اور فرمایا:۔

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ (بخاری)

تو دنیا میں ایسا بن کہ گویا تو پردیسی ہے یا راہگزر مسافر ہے۔

اس مضمون کی احادیث بکثرت آتی ہیں جن میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا اور یہاں کے عیش و آرام کی بے ثباتی کا ذکر کر کے دنیا سے دل نہ لگانے بلکہ آخرت کی دائمی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنانے کی بڑے ہی پر اثر انداز میں تلقین فرمائی ہے حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان دنیا سے بے رغبت ہو کر آخرت کی دائمی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر نہ بنائے وہ دنیا کی مکروہات میں ملوث ہونے سے بچ نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

چونکہ اس آخری زمانہ میں دنیا پرستی اپنی انتہاء کو پہنچ گئی تھی اور اسی سبب سے مسلمان تائید و نصرت الٰہی سے محروم ہو کر دن بدن قعر مذلت میں گرتے چلے جا رہے تھے اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا پرستی کی ہلاکت آفرینی سے بڑے زور دار الفاظ میں خبردار فرمایا اور بار بار یہ امر ذہن نشین کرایا کہ دنیا کی زندگی اپنی تمام تر رنگینیوں اور دلچسپیوں کے باوجود سراسر بے حقیقت ہے۔ یہاں اس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے کہ جس کے ایک ثمرہ کے طور پر آخرت کی دائمی خوشحالی میسر آسکے۔ مثال کے طور پر آپ نے قرآن شریف کی روشنی میں دنیا کی زندگی کی اصل حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

وما هٰذه الدنيا الا طرفة عين تنقضي مرارتها وحلاوتها وتنعدم نضارتها وطراوتها۔ ولا تبقى لذتها ولا عقوبتها۔ فلا تتمايل عليها عين العارفين هٰذا مما الهمني ربي فخذها وكن من الشاكرين (انجام آتھم صفحہ ۱۲۶)

ترجمہ:۔ اور یہ دنیا آنکھ کی ایک جھپک کی طرح ہے جس کی ترشی اور مٹھاس دونوں گزر جاتی ہیں اور جس کی تازگی اور تراوت معدوم ہو جاتی ہے اور اس کی لذت اور عقوبت باقی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ عارفوں کی آنکھ اس کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ یہ وہ چیز ہے جو میرے رب نے میرے دل میں ڈالی ہے۔ پس تو اس کو پکڑ لے اور شکر کرنے والوں میں سے ہو۔

اسی سلسلہ میں آپ نے مزید فرمایا:۔

واذكروا الموت ولا تغفلوا۔ واذكروا آباءكم الغابرين۔ اتظنون انكم تتركون في الدنيا ولذاتها۔ ولا تقادون الى الهاوية ومجازاتها ولا تساقون الى مالك يوم الدين۔ مالكم لا تنتهجون منهجة الاهتداء ولا تعالجون داء الاعتداء وتمرون بالحق محتقرين۔ (انجام آتھم صفحہ ۱۲۷)

ترجمہ:۔ اور موت کو یاد کرو اور غفلت نہ کرو اور اپنے باپ دادوں کو یاد کرو جو گزر چکے ہیں۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم دنیا اور اس کی لذتوں میں (مگن) چھوڑ دیئے جاؤ گے اور تم قیامت اور اس کی جزا سزا کی طرف نہیں کھینچے جاؤ گے اور مالک یوم الدین کی طرف نہیں دھکیلے جاؤ گے۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم ہدایت کے راستہ پر نہیں چلتے اور تم حد سے تجاوز کرنے کی بیماری کا علاج نہیں کرتے اور تم حق کے پاس سے حقارت سے گزر جاتے ہو (اور اس کی طرف دھیان نہیں دیتے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پُر اثر نصائح اور انقلاب انگیز خداداد قوت قدسیہ کا نتیجہ تھا کہ آپ کے ذریعہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت معرض وجود میں آئی اور آج دین کو دنیا پر عملاً مقدم رکھنے والی اس خدائی جماعت کے ذریعہ ہی اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم زور شور سے جاری ہے اور اطراف و جوانب عالم میں نت نئی کامیابیوں سے مسلسل ہمکنار ہوتی چلی آرہی ہے دنیا کے فانی عیش و آرام پر آخرت کی دائمی خوشحالی کو مقدم کئے بغیر ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا یہی وہ راز ہے جس کی بحمد اللہ تعالیٰ احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمیں کامل معرفت عطا کی گئی ہے۔ ہماری یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس معرفت سے بہرہ ور کرتے چلے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ع تو اگر بھول گیا ہو تو تجھے بتلا دوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی کیا خدمات سرانجام دیں؟

قسط 2 آخری

مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب
بارایٹ لاء
کراچی

غیر مذاہب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا مقابلہ آریہ سماج سے تھا۔ ان لوگوں نے پنڈت دیانند سرسوتی کی لیڈری میں اسلام اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات شروع کئے اور اپنی بدزبانی میں عیسائیوں کو بھی پیچھے چھوڑ گئے۔ سید کونین ؐ کو گالیاں دینا ان کا شیوہ تھا۔ مگر ان کے مقابلہ میں اسلام کا سپوت تن تنہا نکلا اور نہ صرف سرور کائنات کی عزت کا دفاع کیا بلکہ اسلام کے محاسن دنیا کے سامنے پیش کئے اور ثابت کر دیا کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے جو دنیا کی ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ جو زندہ نبی ہے۔ وہ نہ صرف خود زندہ ہے بلکہ دوسروں کو بھی زندگی بخشتا ہے۔ اس کی قوت قدسیہ کا اثر قیامت تک باقی رہے گا۔ حضرت مسیح موعود نے صرف دفاع نہیں کیا بلکہ دشمن کے کیمپ پر بھی ہلّہ بول دیا اور ان کو بتایا کہ اسلام پر اعتراض کرنے سے پہلے وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ انہیں کی کتابوں سے حضور نے ثابت کیا کہ ان کے مذہب میں خدا کا تصور ایسا بھونڈا ہے کہ خدائی کچھ باقی رہتی ہی نہیں۔ ان کے مطابق خدا روح اور مادہ کا خالق نہیں اور خدا تعالےٰ کسی کو مکتی نہیں دے سکتا بلکہ آواگون کے اصول کے مطابق روحیں اپنے اعمال کے مطابق مختلف جنم بھوگتی رہتی ہیں۔ اور اس جنم کے چکر سے کبھی پورے طور پر آزاد نہیں ہوتیں۔ اور اگر کسی کو مکتی ملتی ہے تو وہ بھی عارضی۔ اس کے علاوہ آریوں کے عقیدہ کے مطابق الہام صرف آریہ ورت تک محدود ہیں اور کوئی دوسری قوم اس نعمت سے مشرف نہیں ہوئی۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ وید کی ناقص تعلیم کے نتیجہ میں ایک پاکدامن عورت اگر اس کے نرینہ اولاد نہ ہو تو وہ کسی غیر مرد سے ہم بستر ہو سکتی ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہ سکتا ہے جب تک کہ گیارہ لڑکے پیدا نہ ہوں۔ الغرض حضرت مرزا صاحب نے ہندوؤں کے باطل عقائد کے خلاف بڑے مسکت مضامین اخباروں میں شائع کئے۔ ان مضامین کا نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور یہ ایسا بم کا گولہ تھا جس نے ان کو سراسیمہ کر دیا اور ان کو سمجھ نہ آئی کہ یہ شخص کون ہے جو گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ایسے حملے کر رہا ہے۔ حضور کے پے در پے مضامین نے اُن کے غلط عقائد کے اس طرح پرخچے اُڑائے کہ ان کو اسلام پر حملے تو بھول گئے اور اپنی جان چھڑانی مشکل ہو گئی اور پنڈت دیانند خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد باوا نرائن سنگھ سیکرٹری آریہ سماج اُٹھے۔ مگر حضور ؑ کے دو تین وار ہی ایسے پڑے کہ ان کو بھی خاموشی اختیار کرنی پڑی۔

تیسرا مقابلہ اندرمن مراد آبادی سے ہوا۔ یہ بھی اسلام کا دشمن تھا۔ مگر حضرت مرزا صاحب کے زور قلم کے سامنے وہ بھی کھڑا نہ ہو سکا۔ ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور کے مقام پر حضور کا مباحثہ ماسٹر مرلی دھر سے ہوا اور اُسے بھی عبرتناک شکست کھانی پڑی۔ اس مباحثہ کی کیفیت حضور نے اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں بیان فرمائی ہے اس کے بعد حضور نے ایک زبردست کتاب شحنۂ حق تحریر فرمائی اور آریہ مذہب کے اصولوں کو خاک میں ملا دیا۔ اللہ۔ اللہ کیا وہ دن تھے آریہ لوگ جو دشنام دہی میں عیسائیوں سے بھی بڑھ گئے تھے۔ ان کو بھگانے والا مرد خدا کون تھا؟ وہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو اکیلا ہی سارے مسلمانوں کی جنگ لڑ رہا تھا۔ جس کو خدا نے کھڑا کیا تھا کہ اسلام کے قلعہ کی حفاظت کرے حضور کے ان حملوں کی وجہ سے حضور کو قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ بہت گمنام خطوط بھی لکھے گئے۔ مگر کسی دھمکی کسی خط نے حضور کے ارادوں میں ذرہ بھر بھی کمزوری پیدا نہ کی۔ بلکہ بالکل اطمینان سے اپنا کام جاری رکھا۔

ان سب آریوں کی پسپائی کے بعد بالآخر پنڈت لیکھرام مقابلہ میں آیا۔ یہ بہت بدزبان اور شوخ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اشتہار کے جواب میں اس نے یہ بھی چاہا کہ اگر اس کے بارہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی پیشگوئی ہو تو بیشک حضور شائع کر دیں۔ اس پر حضور اپنا الہام عجل جسد لہ خوار۔ لہ نصب وعذاب۔ یعنی ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے شائع کیا۔ پھر ۲۰ فروری کو حضور کو اس عذاب کا وقت بھی بتایا گیا۔ اور جیسا کہ اس نے چاہا تھا۔ حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو یہ اشتہار کے ذریعہ سے بتا دیا کہ چھ سال کے اندر یہ شخص اپنی بدزبانیوں اور بے ادبیوں کی سزا میں جو اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی تھیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو گا۔ پھر حضور نے اپنے فارسی اشعار میں یہ اعلان کیا "خبردار اے اسلام کے نادان اور گمراہ دشمن (تو اپنی زبان کے خنجر کو سنبھال کر رکھ) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔ پھر حضور ؑ نے اپریل ۱۸۹۳ء میں دیکھا کہ ایک شخص مہیب شکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا ہے اور وہ پوچھتا ہے کہ لیکھرام کہاں ہے جس سے حضور نے یہی سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ پھر اپنی کتاب کرامات الصادقین میں حضور نے تعیین کر دی کہ اس کی سزا عید کے دن سے ملحق مقرر ہے۔ اس کے مقابل میں پنڈت لیکھرام نے یہ لکھا کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائیں گے (نعوذ باللہ) اور اس کی ذریت میں سے کوئی نہیں رہے گا۔ باوجود اس بات کے کہ لیکھرام کی حفاظت کا پورا انتظام تھا وہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء عید الاضحےٰ کے دوسرے دن کسی نامعلوم شخص کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور اسلام کی صداقت کا نشان چھوڑ گیا۔ اس کے ارمان اس کے دل میں ہی رہ گئے۔ ہندو قوم کے گھر گھر میں ماتم پڑا۔ آریہ لوگ بجائے اس کے کہ اس نشان سے فائدہ اُٹھاتے انہوں نے اُلٹا کہنا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو قتل کروایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ایک سیدھا جواب دیا کہ اگر کوئی واقعی سمجھتا ہے کہ لیکھرام حضور کے منصوبہ سے قتل ہوا ہے تو وہ خاص الفاظ میں قسم کھاوے اور اگر ایک سال کے اندر وہ اس سزا سے بچ جاوے تو حضور کو وہی سزا دی جاوے جو ایک قاتل کی ہونی چاہیئے۔ اس کے لئے دس ہزار روپے کا انعام بھی مقرر فرمایا۔ مگر کوئی میدان میں نہ آیا۔ ہندو قوم اپنے پیسے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ اور اللہ تعالےٰ کا ایک نشان ظاہر ہوا۔ جو سب کے لئے سورج کی طرح چمکتا تھا۔ انہوں نے گالیاں تو بہت دیں مگر ہندو مذہب کی سچائی کا کوئی ثبوت نہ دے سکے۔

اس کے علاوہ حضور کے مقابلے برہمو سماج اور دیو سماج سے بھی ہوئے۔ القصہ کوئی فرقہ ایسا نہ تھا جس نے تعصب سے اسلام کے خلاف محاذ آرائی نہ کی ہو اور حضور نے اُسے للکارا نہ ہو اور فتح نہ پائی

آج جبکہ ان باتوں کو ایک صدی ہونے کو آئی ہے۔ لوگ اس بات کو بھلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ؑ نے اس زمانہ میں اسلام کا اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کا کس طرح تن تنہا دفاع کیا تھا۔ اس وقت جبکہ اپنے بھی دشمنوں کی صفوں میں شامل ہو گئے تھے اور عیسائی کیا۔ ہندو کیا۔ سب ہی حضور ؑ کے خلاف نبرد آزما تھے

۔آج جبکہ پاکستان بن چکا ہے اور وہ نسل جو اس زمانہ میں تھی موجود نہیں۔ لوگ اس بات کو بھلانے کی کوشش میں ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس دفاع میں کتنا بڑا کردار تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری خدمات جو آپ ؑ نے اسلام کے دفاع میں کیں وہ اپنی جگہ ہیں۔ لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت تو کوئی اختلافی مسئلہ نہیں تھا۔ اسلام کی حفاظت میں تو کوئی جھگڑا نہ تھا۔ جن لوگوں کو حضور ؑ کی مساعی میں ذرا بھی شک ہے وہ اگر چاہیں تو وہ کتابیں پڑھیں جو حضور ؑ نے لکھیں اور ایسے وقت میں جب اسلام مٹ رہا تھا۔ اس پر پے در پے حملے ہو رہے تھے۔ اس وقت کہاں تھے وہ علماء جو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے تھے کہاں تھے وہ روسا۔ جو اپنے پیسوں سے اپنے رسول ؐ کی عزت کی حفاظت کر سکتے تھے۔ اس وقت حضور ؑ کی آواز کو لوگ صدا بصحرا سمجھ رہے تھے۔ بعض تو متمنی تھے کہ مرزا صاحب کو خفت اُٹھانی پڑے۔ مگر وہ ایک مرد تھا جس نے اس جہاد میں جان کی بازی لگا دی تھی۔ ممکن ہے بعض لوگ یہ سمجھیں کہ یہ کہانی کسی نے بعد میں بنالی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ایسا نہیں۔ یہ کہانی نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ جن کو مرزا صاحب کی کتابیں پڑھ کر تحقیق کرنے کی فرصت نہیں۔ ان کے لئے اخبار "وکیل" کا وہ تبصرہ جو اس اخبار نے حضورؑ کی وفات پر لکھا۔ درج کیا جاتا ہے۔ یہ اخبار جو غیر احمدی اخبار ہے لکھتا ہے:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور جس کی آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا (یعنی دنیا نے اس کی قدر نہیں کی۔ ناقل) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔

مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود۔ ہمیشہ کی مفارقت پر ہاں تعلیم یافتہ اور روشن مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی ایک مدافعت کا بھی جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احسان کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے۔

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا۔ قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا۔ بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گراں بار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے۔ اور حمایتِ اسلام کا جذبہ اس کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں بھی مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے۔ ان کے آریہ سماج کے مقابل کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جا سکیں۔

فطری ذہانت۔ مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک خاص شان پیدا کر دی تھی اپنے مذہب کے علاوہ مذاہب غیر پر ان کی نظر بہت وسیع تھی ..... اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی.....

آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا کوئی شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں اس طرح مذہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

دہلی کا اخبار "کرزن گزٹ" جس کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی تھے۔ اس نے لکھا:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی سرانجام دی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا.....

اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں..... اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے..... اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں اور مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔"

اسی طرح ہندوستان کے ایک مشہور انگریزی اخبار "پائنیر" الہ آباد کی رائے کا ترجمہ بھی درج ہے اخبار لکھتا ہے:۔

"اگر گزشتہ زمانہ کے نبیوں میں سے کوئی نبی عالمِ بالا سے واپس آ کر اس زمانہ میں دنیا میں تبلیغ کرے تو بیسویں صدی کے حالات میں اس سے زیادہ غیر موزوں معلوم نہ ہوگا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی تھے..... ہم یہ قابلیت نہیں رکھتے کہ ان کی عالمانہ حیثیت پر کوئی رائے لگا سکیں مگر ہم یہ جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے متعلق یا اپنے دعویٰ کے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا۔ وہ کامل صداقت اور کامل خلوص سے اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ ان پر الہامِ الٰہی نازل ہوتا تھا۔ اور یہ کہ ان کو ایک خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے.....

وہ لوگ جنہوں نے مذہبی میدان میں دنیا کے اندر ایک حرکت پیدا کر دی ہے۔ وہ اپنی طبیعت میں مرزا غلام احمد صاحب سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں..... بہرحال قادیان کا نبی ان لوگوں میں سے تھا جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔"

اس قسم کی آراء تو بہت ہیں مگر اس چھوٹے سے مضمون میں انہیں چند آراء پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اس سے قبل حضورؑ کی زندگی میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضورؑ کی تصنیف "براہین احمدیہ" پر ریویو کرتے ہوئے اپنی رائے ظاہر کی۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب (یعنی براہین احمدیہ مصنفہ حضرت مرزا صاحب ناقل) اس زمانہ کے موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے کہ جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم از کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفینِ اسلام خصوصاً فرقہ آریہ۔ برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔"

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ!

○

دعائے نعم البدل و درخواست دعا

میرے ایک بہت عزیز دوست برادرم مکرم جاوید احمد کا اکلوتا بیٹا عزیزم فراز جاوید عمر (۳½ سال) ۱۷ اگست ۱۹۸۳ء بروز بدھ حویلیاں کے نزدیک موٹر سائیکل کے حادثہ میں جاں بحق ہو گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ بچہ مکرم و محترم قاضی بشیر احمد صاحب (برادر اصغر حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مرحوم و مغفور) کا پوتا اور مکرم و محترم ڈاکٹر محمد حسن صاحب آف لاہور کا نواسہ تھا۔

جملہ احباب سے نعم البدل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس حادثہ میں برادرم مکرم جاوید احمد صاحب کی بائیں ران کی ہڈی اور انکی بیگم محترمہ شاہدہ جاوید کی دائیں ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ انکے علاوہ اور بھی کافی چوٹیں آئی ہیں۔ دونوں اسوقت سی ایم ایچ ایبٹ آباد میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب سے ان دونوں کی جلد از جلد مکمل صحتیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو حادثہ کے بُرے اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔ (عزیز الحق رامز قائد شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین)

سیکرٹریان خدمت خلق!

آپ اپنی مجلس میں فرسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام کریں اور کم سے کم معیار کبیر کے آپ کی مجلس کے تمام اطفال ابتدائی طبی امداد جانتے ہوں

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کی ساٹھ شاخیں

مکرم خوشی محمد صاحب شاکر مربی سلسلہ چک ۱۲۷ ر ب بہلولپور ضلع فیصل آباد

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے اوپر شاخیں ہیں۔

حضرت امام بخاریؒ نے بخاری کتاب الایمان میں جو ایمان کی علامات بیان کی ہیں وہ خلاصۃً پیش خدمت ہیں تاکہ ہر شخص سوچے کہ وہ کس حد تک ایمان کے تقاضے پورے کر رہا ہے۔

- اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
- فرشتوں پر ایمان لانا۔
- آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر ایمان لانا۔
- اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو ماننا۔
- قیامت پر یقین رکھنا۔
- اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طور پر کرنا کہ گویا انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ خدا تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔
- شرح کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنا۔
- ایمان کی زیادتی اور ثواب کی خاطر روزے رکھنا۔
- فرض حج ادا کرنا۔
- صرف خدا تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت یا دشمنی رکھنا۔
- دعا میں لگے رہنا۔
- حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔ حیادار بننا۔
- دوسرے مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے تکلیف نہ دینا۔ کیونکہ یہ بھی مسلمان اور مومن کی نشانی ہے۔
- جن چیزوں سے خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے ان سے رکنا اور جن کے کرنے کا حکم دیا ہے انہیں کرنا۔ یہ ایماندار کی علامت ہے۔
- (بھوکوں کو) کھانا کھلانا۔
- جس کو جانتے ہو یا نہ جانتے ہو (یعنی ہر ملنے والے کو) سلام کہنا۔
- جو کچھ انسان اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرنا۔
- (اللہ اور) اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد۔ اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت رکھنا۔
- ایمان کا اقرار کرنے کے بعد کفر اختیار کرنے سے زیادہ ترجیح اس بات کو دینا کہ وہ آگ میں ڈالا جائے۔
- انصار سے محبت کرنا۔ یہ بھی ایمان کی نشانی بیان کی گئی ہے۔
- اگر کوئی شخص خواب میں اپنی لمبی قمیص دیکھے تو یہ اس کے ایمان کی نشانی ہے۔
- جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینا۔
- اپنی ذات کو نقصان پہنچا کر بھی انصاف کرنا۔
- تنگدستی کے وقت (خدا تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنا۔
- عورتوں کا اپنے خاوندوں کی فرمانبرداری کرنا اور ان کا احسان مند رہنا ان کے ایمان کی علامت ہے۔
- لڑائی جھگڑے سے ہر صورت پرہیز کرنا۔
- غلاموں کو اپنے جیسا کھلانا۔
- غلاموں کو اپنے جیسا پہنانا۔
- انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف کا کام نہ سونپنا اگر سونپنا پڑے تو ان کی مدد کرنے والا ایماندار ہے
- کبھی بھی جھوٹ نہ بولنا۔
- وعدہ خلافی نہ کرنا۔
- امانت میں خیانت نہ کرنا۔
- لڑائی میں بے ہودہ گوئی سے بچنا۔
- (تہجد گزار بننا) لیلۃ القدر میں ایمان کی زیادتی اور ثواب کی خاطر عبادت کرنا۔ یہ ایماندار ہونے کی علامت ہے۔
- میانہ روی اختیار کرنا۔
- صبح۔ دوپہر کے بعد اور کچھ رات کو عبادت کرنا۔ اس طریق سے دینی قوت حاصل کرنا ایمان کی علامت ہے۔
- جنازہ کے ساتھ جانا اور تدفین تک وہاں رہنا ایمان کی نشانی ہے۔
- ہر وقت نفاق کا خوف دل میں رکھنا۔ یہ بھی مومن ہونے کی علامت ہے۔
- مسلمان کا دوسرے مسلمان کو گالی دینے سے پرہیز کرنا ایماندار ہونے کی علامت ہے۔
- اگر کسی شخص کے ایمان کی وجہ سے دوسرے لوگ مسلمان ہوتے ہیں تو وہ اس کے ایمان کی نشانی ہے۔
- حلال و حرام واضح ہیں کچھ اشیاء ایسی ہیں جن کے حلال یا حرام ہونے میں شبہ ہے۔ جو ایسی چیزوں سے بچا اس نے اپنے ایمان کو بچا کر ایماندار ہونے کا ثبوت دیا۔
- اپنے اعمال سے دل کا پُرسکون رہنا ایمان کی نشانی ہے۔
- نیت کا درست رکھنا۔
- اپنے اہل و عیال پر ثواب سمجھ کر خرچ کرنا۔
- ہر مسلمان کی خیر خواہی چاہنا۔
- خدائے واحد و یگانہ سے ہر وقت ڈرتے رہنا۔
- وقار کو ہر جگہ قائم رکھنے کی کوشش کرنا۔
- آہستگی کو اپنے اوپر لازم کر لینا ایمان میں سے ہے۔
- اسلام کے سوا کسی اور دین پر نہ چلنا۔ ایمان کی علامات میں سے ہے۔

باقی صفحہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک معجزہ

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی رقم فرمودہ ایک غیر مطبوعہ تحریر

مکرم رانا ناصر احمد صاحب ۹/۲ باب الابواب ربوہ نے ایک دلچسپ مشغلہ اپنا رکھا ہے۔ وہ مختلف بزرگوں کے پاس جا کر ان سے ایمان افروز واقعات اپنے ایک رجسٹر میں لکھواتے ہیں۔ ذیل کا واقعہ انہی کے رجسٹر سے لیا گیا ہے۔ (ادارہ)

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقم فرماتے ہیں:۔

۱۹۳۹ء کا واقعہ ہے میں فیروزپور میں تعینات تھا۔ ۱۹ر نومبر کو جو خلافت جوبلی کا سال تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک دختر بنام فرحت اختر عطا فرمائی۔ اس کی پیدائش اتوار کے دن ہوئی جس نرس کو پیدائش کے وقت خدمت کے لئے مامور کیا گیا تھا وہ عیسائی تھی اور اس دن گرجا جا چکی تھی۔ مجبوراً محلہ کی دائی کو بلانا پڑا جس کی غلطی کی وجہ سے میری اہلیہ کو سخت بخار ہو گیا اور ۱۰۸ درجہ تک جا پہنچا۔ حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت بابرکت میں دعا کے واسطے تار دیا گیا لیکن فرق نہ پڑا تو دوسرا تار دیا۔ پھر بھی بخار میں کمی نہ آئی ناچار مشن کے پرانے ہسپتال میں جو فیروزپور چھاؤنی کے اسٹیشن کے سامنے تھا ان کو کمرہ کرایہ پر لے کر داخل کیا گیا اور ایک نرس ان کی خدمت پر خصوصی طور پر تنخواہ مقرر کر کے رکھی گئی۔ اور خود خاکسار فیروزپور سے قادیان چلا گیا تا حضور سے دعا کرائے۔ قصر خلافت کی سیڑھیوں میں ایک موڑ آتا تھا۔ جلدی میں مڑنے کی وجہ سے میرا گھٹنا زور سے دروازے سے لگا۔ اور حضور نے دریافت فرمایا کون ہے؟ عاجز نے اپنا نام بتایا۔ حضور نے دروازہ کھول دیا اور خاکسار کو لے کر ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔ حضور نے دریافت فرمایا تم کس طرح آئے ہو۔ عرض کیا۔ خدا نے پہلی بچی عطا کی ہے۔ اہلیہ سخت بیمار ہو گئیں ۱۰۸ بخار ہوا حضور کو دو تاریں دیں کوئی جواب نہ ملا ناچار خود خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نے فرمایا جواب نہ دینے کی وجہ دفتر کا قصور ہو سکتا ہے یا ڈاک والوں کا۔ میں نے تو جواب دے دیا تھا۔ خاکسار نے جو فرش پر حضور کے قدموں میں بیٹھا تھا جرأت سے کھڑے ہو کر حضور کا بازو تھام لیا اور عرض کی حضور اب آپ دعا فرما دیں۔ حضور نے چند لمحہ توقف فرمایا اور میرے بازو پر ہاتھ مار کر فرمایا "مولوی صاحب اب آپ کی بیوی کو بخار نہ ہوگا"۔ اس جگہ حضرت حافظ مختار احمد صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ حضور نے مجھے یہ بشارت دی اور فرمایا آپ لوگ اب جا سکتے ہیں اس پر حضرت حافظ صاحب بھی میرے ہمراہ باہر تشریف لائے اور باہر نکل کر مجھے بتایا کہ آپ کی بیوی کا بخار پونے دس بجے ٹوٹے گا کیونکہ جس لمحہ حضور نے آپ کو یہ بشارت دی اس وقت میں نے گھڑی دیکھی جو حضور کے کمرہ میں تھی اور وہ پونے دس بجا رہی تھی۔ خاکسار فیروزپور اسی دن پہنچا اور چونکہ وہ زنانہ ہسپتال تھا۔ مردوں کو بلا اجازت جانے کا حکم نہ تھا اس لئے سیدھا اس لیڈی ڈاکٹر کے دفتر پہنچا جو ہسپتال کی انچارج تھی۔ میرے بے وقت آنے پر اسے تعجب ہوا۔ تب میں نے اس کو سب تفصیل بتائی اور کہا کہ میری اہلیہ کا بخار پونے دس بجے ٹوٹتا ہے اور بائبل کا حوالہ دیا کہ ایماندار اگر پہاڑ کو کہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو وہ اپنی جگہ سے ہل جائے گا ہسپتال کے اندر نہیں گیا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ بخار اس وقت ٹوٹا۔ اس لئے کہ میں مسیح نفس کلمۃ اللہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کو سن چکا ہوں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا واقعہ ایسا ہی ہوا ہے یا نہیں۔ میرے ہمراہ میری اہلیہ کے کمرے میں گئی۔ اور میں خدا تعالیٰ کے فضل کے قربان جاؤں۔ جب ہم داخل ہوئے تو اس ڈاکٹر نے چارٹ دیکھا اور صبح کے وقت جو ٹائم بخار اترنے کا اس پر درج تھا وہ ۹ بج کر ۵ منٹ تھا۔ اس کو دیکھ کر وہ عیسائی ڈاکٹر جو مشنری کا کام بھی کرتی تھی ورطۂ حیرت میں ڈوب گئی اور میری اہلیہ کو جب میں نے یہ بشارت سنائی تو اس کے ایمان کی رمق روشن ہوئی اور تندرستی نے اس کے قدم چومے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرنچ سینٹر اور جرمن انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ

فرنچ سنٹر E-Z 20 گلبرگ نمبر 3 لاہور میں فرانسیسی زبان کی کلاسز مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۳ء سے شروع ہو رہی ہیں۔ ایک ڈگری کا کورس چار ماہ کا ہے۔ کلاسز ہفتے میں تین روز شام کے وقت ہوتی ہیں۔ AUDIO VISUAL AIDS موجود ہیں۔

اسی طرح گوئٹے انسٹیٹیوٹ گلبرگ میں جرمن زبان کی کلاسز مورخہ ۲۳ اگست سے شروع ہیں مزید معلومات اور راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم فرمائیں۔

(محمد احمد اشرف۔ دارالحمد۔ 34/ - اے نیو مسلم ٹاؤن
وحدت روڈ۔ نزد سکول شاپ لاہور ۱۶)

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلے کے خواہشمند

احمدی طلباء کیلئے ضروری اعلان

امسال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں جن طلباء نے داخلہ کے لئے درخواست فارم جمع کروائے ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ راہنمائی اور مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

آفتاب احمد - ۴۴ - ممتاز ہال
ریاض احمد ۱۱۵ - ممتاز ہال

(شعیب احمد ہاشمی ۵۳ - لیاقت ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

ماہ ستمبر میں یوم تحریک جدید؟

حسب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان امسال ماہ ستمبر میں اپنی سہولت کے مطابق کوئی تاریخ یوم تحریک جدید منانے کے لئے مقرر کرلیں اور یہ نتائج پیش کرنے کا اہتمام کریں۔

اوّل:۔ گذشتہ سال کی نسبت سال رواں کے وعدے کم از کم ڈیوڑھے ہوں۔

دوم:۔ سال رواں کے آخری مہینہ (اکتوبر) سے پہلے وصولی کو سو فیصدی عمل میں لے آئیں۔ اس قسم کی خوشکن رپورٹ بھجوانے والوں کے اسماء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا کر دعا کی درخواست کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مقابلہ مقالہ نویسی

عنوان: "اسلام کا نظام عدل"

شرائط:۔ (۱) مقالہ کے الفاظ ۶ ہزار ہوں (۲) خوشخط اور فل سکیپ پیپر کے ایک طرف لکھا ہو (۳) مقالہ کی تیاری کے لئے زیر مطالعہ رکھی جانے والی کتب کی فہرست درج ہو (۴) حوالوں کا مکمل اندراج ہو (۵) مضمون کے آغاز میں عناوین درج ہوں۔ جن کے تحت مضمون کو ترتیب دیا گیا ہو۔ (۶) صاف ستھرے انداز سے اور مکمل شرائط کے ساتھ مقالہ پیش کیا جائے ورنہ بغیر پڑھے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ (۷) مقالہ دفتر میں وصول کئے جانے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۳ء ہے۔ اس کے بعد کوئی مقالہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: صدریں بھی اس بات کو نوٹ فرمالیں کہ مقالہ پر صدر کی تصدیق ہو کہ لکھنے والی نے خود لکھا ہے۔ ۹۰ نمبر مقالہ کے اور ۱۰ نمبر انٹرویو کے ہوں گے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

میری بیٹی عزیزہ روبینہ تنویر نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے ایم اے اردو کا امتحان دیا اور ۱۰۰۰ میں سے ۶۳۰ نمبر حاصل کر کے طلباء و طالبات میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ الحمد للہ!

عزیزہ حضرت چوہدری بابو اکبر علی مرحوم کی پوتی اور حضرت نیاز محمد خان صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک ہو اور آئندہ زندگی کے لئے مثمر بثمرات حسنہ و خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین!

(چوہدری محمد انعام اللہ ۳۰۶ شیر شاہ روڈ ملتان)

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مورخہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع پر ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ کی حاضری لازمی ہے۔

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے ان کے علاوہ ہر بیس ارکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔

براہ کرم نمائندگان کا انتخاب کروا کر ۳۰ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ!

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کامیاب ناصح

اگر آپ نے کامیاب ناصح بننا ہے اور وہ مذکر بننا ہے جس کے مقدر میں خدا تعالیٰ نے لازماً فتح رکھ دی ہے۔ اور یقیناً وہ کامیاب ہوگا تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنی پڑے گی کیونکہ آپ دنیا کے سب سے بڑے مذکر تھے اس لیے ہمیں ایک ایک قدم سوچ سوچ کر رکھنا پڑے گا۔ اگر ہمارا ایک قدم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرز نصیحت سے باہر نہ جائے تو پھر دیکھیں کہ خدا کے فضل سے وہ امیدیں جو آپ سے وابستہ ہیں اور وہ توقعات جو خدا تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے تابع قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں کس طرح آپ کی شان میں پوری ہوتی ہیں۔ (خطبہ جمعہ الفضل ۴ جولائی ۱۹۸۳ء)

(قیادت اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

- عاجز کے پیٹ کے بائیں طرف ایک سخت قسم کا پھوڑا نکلا ہے بہت تکلیف دہ ہے۔
(صوفی محمد ابراہیم بنگوی۔ سرگودھا)
- میری اہلیہ امۃ البصیر بشریٰ کا اپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔
(سید مقصود احمد۔ پیر کالونی کراچی)
- خاکسار کے چچا محترم محمد یعقوب صاحب کارکن پرائیویٹ سیکرٹری چند دنوں سے بیمار ہیں بخار کی وجہ سے کمزوری ہے۔
(ظفر احمد وینس۔ نصیر آباد ربوہ)
- مکرم عبدالحلیم صاحب انسپیکٹر تحریک جدید کے بیٹے شدید بیمار ہیں۔
(ریاض احمد۔ انسپیکٹر وقف جدید ربوہ)
- میری والدہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم لعل دین صدیقی صاحب کا ۱۲ ستمبر کو سول ہسپتال فیصل آباد میں پیٹ کا اپریشن ہوگا۔
(ناصر الدین خالد۔ دارالنصر غربی ربوہ)
- میرے لڑکے عزیزم مبشر احمد کو گلے میں اچانک ایک گلٹی نکل آئی ہے۔ بخار بھی ہے۔
(محمود النور کاتب الفضل ربوہ)
- میرا بیٹا محمد اسحاق بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔
(رانا اختر۔ گول بازار ربوہ)
- خاکسار کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے۔ (ناصر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

احباب کرام ان کے لئے دعا کریں۔ (ادارہ)

قائد صاحب خدام الاحمدیہ! یکم ستمبر سے ستمبر تک ہفتہ تجنید منا کر مرکز کو رپورٹ ارسال کریں: مہتمم تجنید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کو مثالی شہر بنائیں!

ربوہ کی سرزمین جس طرح روحانی برکات سے مملوء ہے ویسے ہی اسے ظاہری طور پر بھی سرسبز وشاداب اور صفائی کے لحاظ سے معیاری ہونا چاہیئے۔ عموماً جلسہ سالانہ سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی تحریک پر ربوہ کی صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور اس کے بعد عموماً اس اہم اور مستقل فریضہ کو نظر انداز کیا جاتا ہے حالانکہ صفائی کا یہ کام مستقل بنیادوں پر ہونا چاہیئے اور ربوہ میں بحیثیت مجموعی صفائی کا بہت اعلیٰ معیار ہونا چاہیئے۔ صفائی کا معیار بہتر ہونے سے مکھی اور مچھر کی افزائش کا بھی سدباب نسبتاً آسان ہو جائے گا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے:۔

(۱) اپنے جسم اور لباس کی صفائی کا خصوصی خیال رکھیں

(۲) اپنے گھر کی صفائی روزانہ کی جائے اور گھر کا کوڑا کرکٹ ایک گڑھا صحن کے اندر کھود کر ڈالا جائے جسے دو تین روز بعد جلا دیا جائے یا اینٹوں سے دیوار کے ساتھ ٹینکی کی طرز پر چوکور بنا کر اس میں گند پھینکتے رہیں اور کچھ دنوں بعد اسے جلا دیں۔

(۳) گندگی گھر سے باہر نہ پھینکیں۔ اس امر کا صدران محلہ خصوصیت سے جائزہ لیتے رہیں کہ گھروں سے گندگی باہر نہ پھینکی جائے۔

(۴) ایک دفعہ اپنے اپنے محلہ کا پورا سروے کر کے جائزہ لیں:۔

(ا) عارضی گندگی کے ڈھیروں کو صاف کریں اور پھر وہاں پر گندگی نہ پھینکنے دیں۔

(ب) مستقل گندگی کے ڈھیروں کو جلا دیا جائے اور دبا دیا جائے۔

(ج) فلتھ ڈپو (جہاں بہت زیادہ گندگی ہے) کی نشاندہی کی جائے تاکہ کمیٹی کے تعاون سے انہیں کسی اور جگہ منتقل کیا جائے۔

(د) جمعداروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ صرف معین جگہوں پر ہی گندگی پھینکیں اور ادھر اُدھر اپنی مرضی سے گندگی کے ڈھیر نہ بنائیں۔ ان کے لئے جگہ کا مخصوص کرنا صدر صاحب محلہ کی ذمہ داری ہوگی۔

(۵) اپنے اپنے محلہ میں نالیوں کی درستی کریں۔ کچی نالیوں کی بجائے پکی نالیوں کا انتظام کریں۔ ایک منظم سکیم کے تحت گند سے پانی کے نکاس کا انتظام کریں۔

(۶) محلہ میں جہاں گندہ پانی کھڑا ہے اس کے سدباب کے لئے سکیم بنائی جائے تاکہ آئندہ نہ کھڑا ہو۔

(۷) خالی جگہوں پر جہاں بلا ضرورت پہاڑی کیکر اُگے ہوئے ہیں ان کو کاٹ کر صاف کیا جائے اور وہاں پر سایہ دار اچھے درخت ایک ترتیب سے لگائیں۔

(مرزا محمد الدین ناز سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مضافات ربوہ میں ساہیوال روڈ پر واقع اراضی جس کے خسرہ نمبران درج ذیل ہیں۔ اور جس میں کالونی باقاعدہ منظور شدہ ہے اور مبارک ٹاؤن کے نام سے معروف ہے اور جس میں ہماری اجازت سے میسرز احمد اسٹیٹس ربوہ اخبار الفضل میں فروختگی پلاٹس کے متعلق اعلانات بھی کرواتے رہے ہیں۔ میسرز احمد اسٹیٹس نے اس رقبہ کا چارج مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ دارالصدر ربوہ تحریر کنندہ کو دے دیا ہے۔ اور آئندہ سے ان کا اس رقبہ کی منتقلی سے کوئی تعلق نہیں۔

خسرہ نمبران:۔ ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۷۰، ۱۱۷۵ کل رقبہ ۱۹ مرلے ۳۶ کنال

نوٹ:۔ منظور شدہ سکیم مبارک ٹاؤن میں مندرجہ بالا خسرہ نمبر کے پلاٹس نمبران حسب ذیل ہیں:۔

پلاٹ نمبرز:۔ ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴-۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰۔

آئندہ اس زمین کی خرید و فروخت اور اس سے متعلق امور کیلئے خریداران خاکسار سے رجوع کریں۔ (مختار عام مالکان مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

بقیہ:۔ ایمان کی شاخیں

- (اپنے امیر کی) اطاعت اور فرماں برداری کرنا۔
- نیک کام کو ہمیشہ کرنا خواہ چھوٹا ہی ہو ایمان میں سے ہے۔
- شرک کو ظلم عظیم سمجھ کر اس کی معمولی سے معمولی شق سے بھی پرہیز کرنا۔
- اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑیں تو ان کے درمیان صلح کروانا۔
- فتنہ وفساد سے بچنا۔
- چوری سے پرہیز کرنا۔
- زنا سے۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے بچنا۔
- اپنی اولاد کو "قتل نہ کرنے والا" یعنی اولاد کی تربیت کرنے والا۔
- کسی پر بہتان نہ باندھنا۔
- خدا تعالیٰ کی ہر نافرمانی سے بچنا۔
- ہر قسم کی چھوٹی سے چھوٹی برائی سے لے کر بڑی سے بڑی برائی سے بچنا۔ اور ہر قسم کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی سے لے کر بڑی سے بڑی نیکی کو کرنے کی پوری کوشش کرنا۔

ایسا شخص صحیح معنوں میں مسلمان اور مومن کہلانے کا مستحق ہے۔

ہر احمدی ضرور وقف عارضی میں شامل ہو

مربیان کرام و عہدیداران جماعت خصوصی تحریک فرمائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء صـ۵)

حضورؒ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وقف عارضی کی اس نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ (تعلیم القرآن)

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صـ۱۱)

عناوین تقریری مقابلہ معیار کبیر

برموقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء

(۱) اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد۔

(۲) الداعی الی اللہ۔

(۳) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق قرآن

(۵) میرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں۔

(منتظم علمی مقابلہ جات
سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء)

طلبائے سابق جامعہ احمدیہ توجہ فرمائیں

طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ازراہ کرم فوری طور پر درج ذیل کوائف سے مطلع فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ جامعہ احمدیہ سے کب فارغ ہوئے۔ جامعہ سے کون سی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم۔ مستقل پتہ۔

نوٹ نمبر ۱:۔ مدرسہ احمدیہ، مبلغین کلاس جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء "مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ" کے ممبران ہیں۔

نوٹ نمبر ۲:۔ اپنی دو عدد تصاویر بھی ہمراہ بھجوائیں۔

مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کا سالانہ چندہ کم از کم دس روپے ہے اس سے زائد بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ ازراہ کرم چند جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری تجنید و مال مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ ربوہ)

قائدین کرام! نمائندگان شوریٰ کے اسماء دفتر کو جلد بھجوائیں! معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دعائے خاص

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب۔ وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو یہ خوشخبری سنا چکے ہیں کہ انشاء اللہ عنقریب مسجد آسٹریلیا کا سنگِ بنیاد رکھا جانے والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ یہ عظیم سعادت ہمارے حصہ میں آئی۔ آسٹریلیا مرکز و مسجد کی تعمیر پر چار سے پانچ لاکھ ڈالر خرچ کا اندازہ ہے۔ جن مخلصین کے حصہ میں اس کے لئے چندہ کی ادائیگی کی ذمہ داری آئی ہے انہوں نے بڑے اخلاص اور جذبہ سے اس طرف فوری توجہ دی ہے اور مثالی قربانیوں کے مظاہرے کئے ہیں۔ خدا کے فضل سے تین لاکھ اڑتیس ہزار ڈالر کے وعدے اور اکیاسی ہزار ڈالر کی وصولی ہو چکی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ براہ کرم ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ بہت دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسٹریلیا میں پہلی مسجد بنانے کا یہ تاریخی اور عظیم کام بخیر و خوبی اختتام کو پہنچے۔ اپنی روزانہ دعاؤں میں اس مسجد کی تعمیر کی کامیابی کے لئے دعا کریں اور کہ جن احباب نے وعدے کئے ہیں یا جو نقد ادا کر رہے ہیں ان کو پہلے سے بڑھ کر توفیقِ قربانی حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کی مدد اور نصرت ہر آن ہمارے شاملِ حال رہے اور وہ دن جلد آئے جب ہم اس مسجد کی خوب صورت عمارت اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ (آمین!)

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ماہ اگست ۱۹۸۳ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ماہ اگست ۱۹۸۳ء ایجنٹ حضرات کو مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۸۳ء کو اور خریداران کو مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۸۳ء کو بھجوایا گیا ہے۔

جن خریداران کو ۱۰ ستمبر تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ)

محترم مولانا چراغ دین صاحب کی وفات پر

قرار دادِ تعزیت

محترم مولانا چراغ الدین صاحب کے انتقال پر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد ڈویژن کا غیر معمولی اجلاس بمقام مانسہرہ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادِ تعزیت منظور ہوئی۔

"ہم ممبران جماعت احمدیہ ایبٹ آباد ڈویژن نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ جناب مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم عرصہ پچاس سال تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ ان کا زیادہ تر وقت بطور مربی اور مبلغ مردان۔ پشاور اور ایبٹ آباد گزرا۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ دعا گو انسان تھے۔ نہایت بردبار۔ چھوٹوں اور بڑوں سے نہایت اخلاق اور شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے۔ رواداری اور درگزر کے خلق کا ایک نمونہ تھے۔ ایک صالح اور با اخلاق انسان تھے۔ اور جماعت کی جملہ ذمہ داریوں کو بڑی لگن اور محنت کے ساتھ ادا کرنے کی سعی کرتے تھے

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ ایبٹ آباد ڈویژن آپ کی وفات پر جملہ متعلقین اور پسماندگان کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود کفیل ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرماوے اور جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے آمین

(ممبران جماعت احمدیہ ایبٹ آباد ڈویژن)

محترم قاضی محمد اسحٰق صاحب بسمل ناظم انصار اللہ ضلع ملتان وفات پا گئے

یہ خبر نہایت افسوس سے تحریر کی جاتی ہے کہ قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل ناظم انصار اللہ ضلع ملتان ۲۷ اور ۲۸ اگست کی درمیانی شب حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۵ سال انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ ۱۹۳۱ء میں حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مرحوم کے ذریعہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ اپنی ۳۶ سالہ ایئر فورس کی ملازمت میں جہاں جہاں رہے خصوصاً کراچی اور رسالپور وغیرہ میں جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ ۱۹۷۰ء سے آپ بعد از ریٹائرمنٹ اپنے بیٹے محترم ڈاکٹر ارشد محمود صاحب کے پاس ملتان میں رہائش پذیر ہوئے۔ آپ نہایت مخلص اور جماعتی درد رکھنے والے انسان تھے سلسلہ کے کاموں میں نہایت ذوق و شوق اور اخلاص سے حصہ لیتے تھے۔ بطور ناظم ضلع انصار اللہ ضلع بھر کے دورے کرتے اور جماعتی کاموں میں سرگرم رہتے۔ آخری وقت تک داعی الی اللہ کا فریضہ بھی انجام دیتے رہے مرحوم موصی تھے۔ ۲۸ اگست بعد نماز مغرب محترم صوفی غلام محمد صاحب (قائمقام ناظم اعلیٰ) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

(محمد امداد الرحمان صدیقی۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا عہد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ ۵ اگست نماز جمعہ سے قبل مسجد احمدیہ نور راولپنڈی میں سنایا گیا۔ ریکارڈ سنانے کے بعد احباب جماعت کی خدمت میں مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے بڑے عمدہ اور مؤثر انداز میں تحریک کی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تمام احباب جماعت کو یہ عہد کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی زبانوں کو صاف اور پاکیزہ رکھنے کی کوشش کریں گے۔ گالی گلوچ سے پرہیز کریں گے۔ باہمی محبت اور حسنِ سلوک کا خیال رکھیں گے۔

چنانچہ امیر صاحب کی تحریک پر جملہ حاضرین نے عہد کیا کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق عملدرآمد کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محض اپنے فضل سے ان احباب کو اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق بخشے اور دوسری جماعتوں کو بھی ایسا نیک عہد کرنے اور اس کی پابندی کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستِ دعا

برادرم مکرم محمد اشرف صاحب اسحاق معتمد خدام الاحمدیہ و سابق مبلغ تنزانیہ کا ہرنیا کا اپریشن محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے ۳۱ اگست کو کیا جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(سلطان احمد مبشر نائب مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت خادم / خادمہ

گھریلو کام کے لئے ایک بڑی عمر کی خادمہ یا خادم کی ضرورت ہے۔

تنخواہ بذریعہ ملاقات طے کی جائے گی۔

حلقہ کے صدر صاحب کی وساطت سے درخواست ذیل پتہ پر درخواست ارسال کریں۔

چوہدری محمود احمد

معرفت پوسٹ بکس 8956

کراچی ۲۴ (فون نمبر 540866)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ ستمبر

دواخانہ حکیم نظام جان چوک انقلی ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

چوک انقلی ربوہ فون ۵۵۸